احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 5- دسمبر 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

ہفتہ 5- دسمبر 1998ء 15 شعبان 1419 ہجری- 5- فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 272

جماعت احمدیہ کا 92 واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا 92 واں سالانہ جلسہ مورخہ 26-27-28 صلح/جنوری 1999ء / 1378ھ بروز منگل- بدھ- جمعرات ربوہ میں منعقد ہو گا- جلسہ سالانہ کے انعقاد کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی جارہی ہے-

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان فرمائے (آمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں- یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے- اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں- عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا- اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا- نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے (-)

یہی ہو گا- ضرور یہی ہو گا- جس کے کان سننے کے ہوں سُنے- مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے- بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں- خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے- اور ان کو ہریک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو- اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے- آمین ثم آمین-

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341، 342)

جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان 5 تا 7 دسمبر 98ء منعقد ہو رہا ہے- اس مبارک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب لندن سے LIVE نشر کئے جائیں گے- پروگرام حسب ذیل ہے-

مورخہ 5- دسمبر 1998ء
افتتاحی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر
مورخہ 7- دسمبر 1998ء
اختتامی خطاب دن 3-00 بجے سہ پہر

وقف جدید کے چندہ کے لئے محنت

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں-

"وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں جہاں تک ممکن ہے اب زیادہ سے زیادہ محنت کریں-

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد برائے نادار مریضان

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار مریضوں کو علاج معالجہ کی فری سہولت مہیا کرتا ہے- اخراجات صدر انجمن احمدیہ اور مخیر احباب کے عطایا جات سے پورے کئے جاتے ہیں نیز ہسپتال میں ڈویلپمنٹ کے بہت سے کام ہیں- یہ صدقہ جاریہ ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں- عطایا جات امداد مریضاں / ڈویلپمنٹ فنڈ کی مد میں براہ راست ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں- (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کے لئے دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جنوری 1967ء میں جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں احباب جماعت کے حق میں دعائیں کرتے ہوئے فرمایا-

"جو عہد بیعت تم نے اپنے رب سے باندھا ہے خدا کرے کہ تم ہمیشہ اس پر پختگی سے قائم ہو- اسے کبھی نہ توڑو- یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بنی رہے اور مرنے کے بعد بھی ابدی جنت میں تمہیں داخلہ ملے جہاں ہر دروازہ سے فرشتے تمہارے پاس آئیں اور کہیں کہ تم خدا کی راہ میں ثابت قدم رہے اس لئے اللہ کی سلامتی تمہارے لئے مقدر کی گئی ہے- دیکھو تمہیں ایک ایسی زندگی مل رہی ہے جس کے ساتھ فنا نہیں- ایک ایسی تونگری عطا ہو رہی ہے جس کے ساتھ فقر اور تنگدستی کا کوئی خطرہ نہیں- خدائے عزیز تمہیں ایک ایسی عزت بخش رہا ہے جس کے ساتھ کوئی ذلت اور خواری نہیں- اور ایسی صحت اور تندرستی تمہارے نصیب میں لکھی جارہی ہے جس کے ساتھ کسی بیماری اور کمزوری کا کوئی خوف نہیں-

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے- خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پر اور فساد سے خالی ہوں اللہ کرے کہ وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں- میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان (......) تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو...... خدا کرے کہ ذکر الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں- اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے- تمہاری پاسبانی کرتی رہے- تمہارے اعمال اسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں- تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات کا گہوارہ رہیں- جو تم چاہو تم پاؤ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے- خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور ان راہوں پر گامزن رہنا آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں- آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے-

(جلسہ سالانہ کی دعائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ایم ٹی اے- صحبت صالحین کا ذریعہ

صحبت صالحین کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس کا دل ہر وقت اس کو بدیوں کی تحریک کر رہا ہو اس کے پاس بیٹھو گے تو تمہارے دل میں بھی بدیوں کی تحریکیں شروع ہو جائیں گی۔ "اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس شخص کے پاس بیٹھو اگر اس کا نفس بار بار اس کو اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کرتا ہے تو جو پاس بیٹھتا ہے وہ یہ محسوس کرے گا کہ اس کے دل میں بھی اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ "اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے" اس سے پہلے اگرچہ نفس مطمئنہ کا ذکر گزر چکا ہے مگر اب چونکہ تدریج میں ذکر فرما رہے ہیں اس لئے آخر پر پھر نفس مطمئنہ کا ذکر ضروری تھا۔

پھر فرماتے ہیں "صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ جو دور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسول ؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں" یعنی دور کی بیعت ان معنوں میں کہ بیعت کی اور دور ہی بیٹھے رہے اس کے نتیجے میں فلاح نصیب نہیں ہو سکتی۔

اب جو زمانہ آ گیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے **اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے۔** تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سارے یہاں آ جائیں۔ اس چھوٹی سی (بیت الذکر) میں یا کسی بڑی (بیت الذکر) میں بھی میں بیٹھا ہوں ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی جو شخص نمائندگی کر رہا ہو' جب بھی کر رہا ہو ساری دنیا کے کروڑہا لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں اور اگر نہ پہنچیں تو ان پر حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فتویٰ صادر ہو جائے کہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے ہمیں عطا فرما دی ہے اور دور بیٹھنے والوں کو بالکل یہی احساس ہوتا ہے کہ گویا وہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے دنیا کے کسی کونے میں بس رہے ہوں ان کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے مجلس کا کہ ان کو خیال بھی نہیں گزر رہا ہوتا کہ وہ کہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ بالکل ہمارے اندر' بیچ میں اسی احساس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں جس طرح آپ یہاں ایک احساس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

بہت سے خطوط مجھے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایسی صورت میں اپنے سے بالکل کھوئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹے بچے ہیں وہ تو اٹھ اٹھ کر ٹی وی کی سکرین کو انگلیاں لگاتے ہیں۔ ایک بچی نے لکھا کہ مجھے امی نے ساری بات سمجھائی کہ الیس اللہ بکاف عبدہ کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود (-) کی انگوٹھی جو آپ پہنتے ہیں اس کا قصہ بھی سنایا تو کہتی ہیں مجھے بے اختیار جب آپ کا ہاتھ انگوٹھی والا نظر آیا تو دوڑ کے گئی اور سکرین پر منہ لگا دیا کہ اس انگوٹھی کو چوموں۔ اب یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ محبت کے بے انتہا اور غیر اختیاری مظاہر ہیں جو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ پس یہ خیال دل میں پیدا ہونا کہ دور بیٹھے اب کیا کریں گے۔ **اگر دور بیٹھے لوگ ٹیلی ویژن پر کم سے کم خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو حضرت مسیح موعود (-) کی یہ مراد پوری ہو جاتی ہے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔**

(الفضل 20-جولائی 98ء)

جلسۂ قادیان لندن سے

ایک تازہ نشان لندن سے
جلسۂ قادیان لندن سے
سن رہا ہے جہان لندن سے

دو گھروں سے جسے نکالا ہے
دیکھ لو اس کا بول بالا ہے
اس کا حامی جو حق تعالےٰ ہے

دین و دنیا کی روشنی ہم میں
امن ہم میں سلامتی ہم میں
جان ہم میں ہے زندگی ہم میں

دوستو بھائیو چلے آؤ!
دشمنی چھوڑو بھائی بن جاؤ!
امن دو اور خود اماں پاؤ

ایک سو سال کی کہانی ہے
اور تاریخ کی زبانی ہے
ساری دنیا کو جو سنانی ہے

ہم نے دارالاماں بنائے ہیں
ربوہ و قادیاں بسائے ہیں
فضل و رحمت کے جن پہ سائے ہیں

ساری دنیا میں بستیاں ایسی
ملتی جلتی سہی' نہ اک جیسی
بنتی جائیں تو بات ہے کیسی؟

ایک تازہ نشان لندن سے
جلسۂ قادیان لندن سے
سن رہا ہے جہان لندن سے

راجہ نذیر احمد ظفؔر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ بدر قادیان سے

میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر اک زمانے سے اس کارواں کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا قادیان میں ورود مسعود

پچاس سالہ دور کا ایک قیمتی سرمایہ

آج سے 104 سال قبل یعنی 1894ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کو ہونے والا الہام الٰہی "داغ ہجرت" آج سے پچاس سال قبل نہایت صفائی سے پورا ہوا۔

الہام "داغ ہجرت" کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود کو یہ بھی عربی میں الہام ہوا تھا کہ "وہ خدا جس نے خدمت (-) تیرے سپرد کی ہے۔ وہ پھر تجھے لوٹا کر لائے گا۔" چنانچہ ہجرت کے ٹھیک چوالیس سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہی خلیفہ برحق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو قادیان دارالامان تشریف لانے کی توفیق عطا فرمادی۔

دہلی میں آمد

حضور انور نے 16- دسمبر 1991ء بروز سوموار ارض ہند پر اپنے قدم مبارک رکھے دہلی ایئرپورٹ پر اور پھر بیت احمدیہ دہلی میں آپ کا اور اہل قافلہ کا احباب جماعت ہندوستان اور ویزا پر پاکستان سے تشریف لائے احباب پاکستان کی طرف سے والہانہ استقبال ہوا۔ آپ کے ہمراہ آپ کی حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے علاوہ مسٹر ٹام کاکس M.P.Tom Cox اور دیگر معززین بھی شامل تھے۔ 16- دسمبر وہ پہلا مبارک دن تھا کہ احباب جماعت ہندوستان کو اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں بیت احمدیہ دہلی میں پہلی مرتبہ نماز ظہر و عصر ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دہلی کی بیت الذکر ایک جشن کا سامنظر پیش کر رہی تھی لنگر خانہ اور دیگر سہولتوں کا مکمل انتظام تھا ہر چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا ہر شکل مسرت کے سمندر میں ڈوبی ہوئی 16- دسمبر کے دن کو حیرت و استعجاب و فرحت و شادمانی سے دیکھ رہی تھی۔

17- دسمبر کو حضور انور بعض افراد قافلہ کے ہمراہ سکندرہ فتح پور سیکری اور آگرہ تشریف لے گئے فتح پور سیکری میں حضرت سلیم الدین چشتی کے مزار پر دعا کی۔ اسی روز حضور آگرہ سے روانہ ہو کر دہلی تشریف لے آئے نماز مغرب و عشاء بیت احمدیہ دہلی میں جمع کر کے پڑھائی۔

18- دسمبر کو حضور انور نے تغلق آباد، قطب منار کی سیر کی اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر دعا کی۔ تقریباً دو بجے حضور بیت احمدیہ دہلی واپس تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

قادیان روانگی

19- دسمبر کو حضور انور دہلی سے امرتسر بذریعہ شان پنجاب ٹرین ایک سپیشل بوگی کے ذریعہ روانہ ہوئے۔ حضور کے ساتھ اس سفر میں ایک درجن ممالک کے نمائندے تھے امرتسر سے حضور امرتسر قادیان لوکل ٹرین سے شام سات بجے قادیان دارالامان پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن قادیان پر اور ایوان خدمت سے گیٹ بیت مبارک تک احباب جماعت نے قطاروں میں کھڑے ہو کر نہایت پیار اور عقیدت کے جذبات سے چوالیس سال کے بعد تشریف لانے والے جان و دل سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ قادیان میں حضور انور نے 19- دسمبر کے روز ہجرت کے بعد پہلی مرتبہ نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ یہ نماز کیا تھی ایک عجیب گریہ و زاری کا منظر تھا گویا خدا کے فرشتے بھی آسمان سے اتر کر خوشی و مسرت کے آنسو بہا رہے ہوں حضور انور کا قیام حضرت ام طاہر والے مکان میں رہا۔

20- دسمبر کو جمعۃ المبارک تھا حضور نے بیت اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مزار پر، اپنی والدہ محترمہ کے مزار پر اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی اور جب تک حضور قادیان میں رہے حضور انور کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے اور پھر ہلکی سیر کے بعد اپنے قیام گاہ کو لوٹتے روزانہ ہی بھاری تعداد میں لوگ گلیوں، چوراہوں، سڑکوں، بیوت الذکر، قیام گاہوں اور بہشتی مقبرہ میں حضور کے دیدار کرتے آپ کی ایک ایک جھلک سے اپنی روحانی پیاس بجھاتے اور پھر دوسرے ہی لمحے اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرتے جہاں حضور انور کے پہنچنے کی توقع ہوتی ہر شخص ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں نظر آتا ہر ایک یہی دیکھتا کہ حضور انور اسی کو مسکرا کر دیکھ رہے ہیں حضور انور کا خوش آمدید کا ہاتھ گویا اسی کی خاطر ہل رہا ہے۔ ملاقات کا یہ ایک عجیب سماں ہوتا تھا جسے ان دنوں ہر ملاقاتی نے خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ ہو یا عیسائی بہت اچھی طرح محسوس کیا ہوگا۔ لوگ دوڑ دوڑ کر آتے اور عملہ حفاظت کی پروانہ کرتے ہوئے حضور کے گلے لگ جاتے اور محبت مجسم بھی ہر ایک کو گلے سے لگاتا پیار کرتا حال احوال پوچھتا اور محبت کے خزانے لٹاتا ہوا بجلی کی سی چمک کی طرح آگے کی طرف بڑھ جاتا اور پیاسے پھر کنویں کی طرف بھاگنے شروع ہو جاتے۔ حضور انور کی اپنی قیام گاہ سے باہر نکل کر دوبارہ قیام گاہ میں تشریف لے جانے کی منظر کشی قلم کی طاقت میں نہیں جو لوگ ان دنوں قادیان میں ہوں گے ان کے سینوں میں یہ خزانے محفوظ ہوں گے اور آج تک اس کی یاد سے لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔

پہلا خطبہ جمعہ

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ 20- دسمبر جمعہ کا روز تھا۔ اس روز حضور انور نے قادیان کی جامع بیت اقصیٰ میں چوالیس سال کے طویل وقفہ کے بعد پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ منبر بیت اقصیٰ کے بیرونی برآمدے میں درمیانی محراب کے عین وسط میں رکھا گیا۔ حضور انور نے فرمایا اسے عین اسی جگہ رکھا جائے جہاں یہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ بالکل اسی جگہ حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

جماعت احمدیہ قادیان کی جانب سے استقبالیہ

21- دسمبر کو حضور انور نے معمول کے کاموں کے علاوہ دفتری امور بھی سرانجام دیئے اور نماز ظہر و عصر بیت اقصیٰ میں پڑھائی۔ اور ٹھیک چار بجے جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں پیش کئے جانے والے استقبالیہ میں شرکت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا بعد نماز مغرب محفل سوال و جواب میں احباب جماعت کے علمی و دینی سوالات کے جواب دیئے یہ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

معائنہ انتظام جلسہ سالانہ

22- دسمبر کو حضور انور قیام گاہ مستورات میں تشریف لے گئے روٹی پکانے والی مشین اور پریس و لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جلسہ سالانہ کے دفاتر میں معاونین سے ملاقات فرمائی۔ بعد نماز مغرب و عشاء مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔ ہند سماچار اخبار کا نمائندہ حضور سے ملاقات کے لئے آیا اس طرح آج بھی مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

جلسہ سالانہ سے قبل کے ایام میں پاکستان و ہندوستان سے تشریف لانے والی جماعتوں نے جماعتی سطح پر اور انفرادی طور پر بھی حضور سے ملاقاتیں جاری رکھیں۔ اور ان ملاقاتوں پر حضور انور کا کثیر وقت صرف ہوا۔

جلسہ سالانہ قادیان

26- دسمبر 1991ء کو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کا مبارک دن تھا جلسہ ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس جلسہ سالانہ میں حضور انور کے افتتاحی اور اختتامی خطاب کے علاوہ مستورات سے بھی حضور نے خطاب فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 27- دسمبر 1991ء کو حضور انور نے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

اس جلسہ سے لیبر پارٹی انگلستان کے مسٹر Tom Cox اور سپریم کورٹ غانا کے جج اور وزیر قانون Mr.Ikins اور روسی نمائندہ Mr.Ravil Bukharaiev نے بھی خطاب فرمایا وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام سنایا گیا۔ 12 ہونہار طلبہ کو تمغہ جات تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ حضور انور نے اپنی ایک نظم خاص اس موقع کے لئے لکھی جو صد سالہ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں سنائی گئی اس کا پہلا شعر تھا۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سندر تھا

بیعت

مورخہ 28- دسمبر 91ء بعد نماز مغرب و عشاء 40- افراد نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے علاوہ حضور کی روانگی تک مختلف اوقات میں لوگوں نے بیعتیں کیں۔

مجلس شوریٰ

29- دسمبر 91ء کو ٹھیک دس بجے صبح حضور انور نے جلسہ گاہ میں بھارت کی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی۔ اس شوریٰ میں بھارت کی 97 جماعتوں کے 285 اور پاکستان کے علاوہ دیگر بیرونی ممالک کے 196 کل 481 ممبران نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرکت کی اس شوریٰ میں جو در حقیقت بھارت کے احمدیوں کی قسمت بدلنے والی تھی حضور انور نے بہت سے تاریخی فیصلے فرمائے۔ جن کے شیریں ثمرات سے اہل ہند آج تک مستفید ہو رہے ہیں۔

غیر ملکی معززین کے اعزاز میں استقبالیہ

30- دسمبر 91ء کو دیگر مصروفیات کے علاوہ حضور انور نے بعض غیر ملکی معززین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔

31- دسمبر کو مکرم محمد عزیز صاحب ابن مکرم کریم بخش صاحب آف پونچھ اور مسٹر جوزف کونڈلر آف جرمنی نے شرف بیعت حاصل کیا۔

نئے سال کی مبارکباد

یکم جنوری 92ء کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور نے فرمایا۔

"ہندوستان میں نئے سال کے پہلے دن پہلی باجماعت نماز آپ سب کو بے حد مبارک ہو خدا کرے کہ قادیان سے یہ نور نکل کر ساری دنیا میں پھیلے"۔

شام پانچ بجے حضور انور نے اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ اور مربیان و معلمین کرام سے ملاقات فرمائی اور تعلیم و تدریس کے متعلق گفتگو فرمائی۔

3- جنوری کو حضور انور نے خطبہ جمعہ بیت اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمایا۔

شام پانچ بج کر 35- منٹ پر جالندھر ٹی وی سے نصف گھنٹے پر مشتمل جلسہ سالانہ کے متعلق ٹی وی رپورٹ پیش کی گئی۔

شفقت مجسم

4- جنوری 92ء۔ حضور انور کی قادیان تشریف آوری پر جہاں درویشان قادیان اور قادیان کی احمدی آبادی اور دیگر غیر مسلم بھی خوش تھے وہیں بچوں کے لئے تو گویا یہ ایام عید سے کچھ کم نہ تھے یہاں تک کہ غیر مسلم بچے بھی حضور پر گرویدہ تھے۔

حضور انور سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو بچے آگے بڑھ بڑھ کر حضور کے ہاتھ پکڑ لیتے اپنے گھروں میں لے جانے کی ضد کرتے اور حضور سب کی ہی بات مانتے چلے جاتے اور حسب گنجائش سب کو وقت عطا فرماتے۔

چنانچہ قادیان کے سول لائن (محلہ دارالانوار) کے ماسٹر بھوپندر سنگھ کا بچہ پرم ویر سنگھ بعمر تین سال حضور سے اس قدر محبت کرنے لگا کہ روز جب تک حضور کو دیکھ نہ لیتا اس بچے کو چین نہ پڑتی۔ حضور انور اس بچہ کے گھر تشریف لے گئے اور دودھ بھی نوش فرمایا۔

یہی بچہ 29- دسمبر کی شام جبکہ حضور مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تھے ضد کر کے اپنے والد کے ساتھ حضور کی ملاقات کے لئے آیا۔ وقت بہت زیادہ ہو گیا اور یہ بیٹھے بیٹھے اپنے والد کی گود میں ہی سو گیا۔ بعد اختتام شوریٰ جب حضور انور کو اطلاع دی گئی تو یہ بچہ گہری نیند سو چکا تھا۔ چنانچہ حضور نے اسے سوئے سوئے ہی پیار کیا اور تشریف لے گئے۔

اس بچے کے والد نے خواہش ظاہر کی کہ 4- جنوری کو اس بچے کا جنم دن ہے حضور ضرور تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا ہم اس رنگ میں جنم دن منانے کے تو قائل نہیں البتہ سالگرہ کی مبارکباد دینے ضرور آئیں گے چنانچہ حضور حسب وعدہ 4- جنوری کو دہلی روانگی سے قبل اس بچہ کے گھر مبارکباد دینے تشریف لے گئے۔

دہلی میں مجلس عرفان

5- جنوری 92- بعد نماز مغرب و عشاء دہلی میں مجلس عرفان منعقد فرمائی جس میں بھارت کی مختلف جماعتوں کے کم و بیش سو افراد نے شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر بعض بیماروں کو حضور نے ہومیوپیتھک نسخے بھی عطا فرمائے۔

6- جنوری 92ء کو دہلی میں پریما وشواناتھ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر سنڈے ٹائمز نے مشن ہاؤس دہلی میں حضور کا تفصیلی انٹرویو لیا جو کم و بیش ایک گھنٹے پندرہ منٹ جاری رہا۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور بیت الذکر کے قریب ایک پلاٹ پر دعا کرنے تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت کی ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک ڈسپنسری قائم کی جانی مقصود تھی۔

بعد نماز مغرب و عشاء مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ اسی روز محترمہ شمیم ریاض صاحبہ بنت منصور علی ریاض صاحب ساکن میرٹھ یو-پی نے حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی۔

7- جنوری 92ء دن گیارہ بجے انڈین ایکسپریس کے نمائندہ Mr. Sushil Kutty نے حضور سے تفصیلی انٹرویو لیا۔

بعد نماز ظہر و عصر مشہور جرنلسٹ مسٹر خوشونت سنگھ نے حضور سے ملاقات کی۔

ساڑھے 4 بجے کالم نویس اندر ملہوترا اور جرنلسٹ Uma Vasudeva نے ملاقات کی۔

8- جنوری 92ء۔ خدام حیدر آباد نے جو دہلی مشن ہاؤس میں ڈیوٹی پر متعین تھے حضور پرنور سے ملاقات کی۔

بعد دوپہر مکرم راجہ گلاب سنگھ صاحب کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ 10- جنوری 92ء کو حضرت بیگم صاحبہ اپنی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے لنڈن تشریف لے گئیں۔

ادھر حضور انور بذریعہ ہوائی جہاز قادیان جانے کے لئے روانہ ہوئے اور اسی روز 2 بج کر چالیس منٹ پر قادیان پہنچ گئے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کو ختم ہوئے تیرہ روز گزر چکے تھے اور حضور بھی اس دوران دہلی تشریف لے گئے تھے' لیکن حضور انور کی دوبارہ تشریف آوری کے منتظر ہزاروں دیوانے ابھی قادیان دارالامان میں ہی تھے۔ جب حضور کی کار محلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تو ایک ہجوم نے دیوانہ وار حضور کا استقبال کیا چونکہ آج جمعہ کا دن تھا حضور نے اعلان فرمایا کہ جمعہ 3 بجے ہو گا۔

بعد نماز جمعہ حضور انور نے قادیان' ربوہ اور لنڈن کے بعض عہدیداران کی میٹنگ طلب فرمائی اور نہایت مفید اور ضروری فیصلہ جات فرمائے۔

11- جنوری 92ء سے حضور انور نے نمازیں بیت مبارک میں پڑھانی شروع کیں۔ قبل ازیں مرد بیت اقصیٰ میں اور عورتیں بیت مبارک میں نمازیں پڑھتی تھیں۔ حضور انور کی قادیان میں دوبارہ واپسی دراصل قادیان کی احمدی آبادی کے لئے آب حیات تھی جلسہ کی مصروفیات اور دیگر مہمانوں کی ملاقاتوں کی وجہ سے اہل قادیان نے جو ملاقاتوں میں کمی محسوس کی تھی اس کی پیاس ان ایام میں انہوں نے دل کھول کر بجھائی۔

12- جنوری 92ء کو حضور انور نے قادیان سے باہر بعض جگہوں کا سفر اختیار فرمایا چنانچہ حضور انور راج پورہ تشریف لے گئے جہاں حضرت مصلح موعود کی زمینیں تھیں۔

چک شریف سے ہوتے ہوئے حضور شالے کے پتن تشریف لے گئے اور ککیریاں کے راستے دریائے بیاس کے کنارے موضع چکی کے P.W.D. کے ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا وہاں سے حضور مادھوپور تشریف لائے اور وہاں سے قادیان تشریف لائے۔

درویشان کرام کا گروپ فوٹو

13- جنوری 92ء کو درویشان قادیان نے حضور انور کے ہمراہ فوٹو کھچوائی اور (حضور انور نے) قادیان کے مردوں اور عورتوں کو ملاقات کی سعادت بخشی حضور نے بچوں کی تعلیمی اور ورزشی مساعی کا جائزہ لیا۔

قریباً 5 بجے ہندوستان کی سب سے بڑی T.V. نیوز کمپنی VIS News جو دنیا بھر کو T.V. کی خبریں بھیجتی ہے نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔

قادیان کے لالہ ملاوامل اور لالہ بڈھامل جو حضرت مسیح موعود کے زمانے کے ہندو بزرگ تھے ان کے پوتوں نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

واپسی

14- جنوری 92ء۔ حضور انور ٹھیک 11- بجے صبح چوالیس سال کی طویل جدائی کے بعد ایک ماہ سرزمین ہند کو قدم بوسی کا شرف عطا فرمانے کے بعد لنڈن روانگی کے لئے تیار ہوئے۔ احباب غمگین چہروں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ صبح سے ہی گیٹ بیت مبارک اور مدرسہ احمدیہ کے صحن اور سڑکوں پر کھڑے تھے۔ حضور انور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ بچوں کو پیار کیا۔ عورتوں کو ہاتھ ہلا کر سلام کا جواب دیا اور الوداعی دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ آقا اور غلام سب کے ہی چہروں پر آنسوؤں کی برسات تھی۔ یہ عجیب قسم کی رقت انگیز دعا ختم ہوتے ہی حضور کار میں یوں جلدی سے بیٹھ گئے جیسے سردیوں کا سورج غروب ہونے میں جلدی کرتا ہے اور لوگ ابھی اس کی گرمی اور روشنی کے منتظر ہی ہوتے ہیں۔

کار آہستہ آہستہ رینگنے لگی دیوانے پیچھے پیچھے دوڑنے لگے لیکن بالآخر کب تک کاروں کا قافلہ تیز ہو گیا اور لوگ روتے روتے نعرے لگاتے پھر محلہ احمدیہ کی سونی سونی گلیوں میں اکٹھے ہو گئے اور تمام دن بحالت افسردگی اپنے آقا کی بخیریت مراجعت کے لئے دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔

حضور انور بذریعہ ٹرین امرتسر پہنچے اور امرتسر اسٹیشن پر ہی حضور کو اطلاع ملی کہ سکھر (پاکستان) کے اسیران راہ مولا جنہیں سزائے موت سنائی گئی تھی یعنی مکرم پروفیسر ناصر احمد قریشی اور مکرم رفیع احمد قریشی کو آج رہائی مل گئی ہے۔ گویا واپسی سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو دعاؤں کی قبولیت کا تازہ پھل عطا فرما دیا

رات ساڑھے گیارہ بجے حضور دہلی پہنچے۔

15- جنوری 92ء کو حیدر آباد سے تشریف لائے ہوئے بعض احباب جماعت نے حضور پرنور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

سکھر کے اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کی خوشی میں حضور نے دہلی مشن ہاؤس میں تمام احباب جماعت میں مٹھائی تقسیم فرمائی۔

بعد نماز ظہر و عصر حضور انور مسٹر اندر کمار گجرال (بعد ازاں وزیر اعظم ہند) کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ جہاں ایک گھنٹہ کے لگ بھگ وقت گزارا۔

واپسی پر ڈیوٹی پر متعین خدام نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹوز کھچوائیں حضور انور نے ازراہ شفقت ہر ایک کو موقع عطا فرمایا اور خدام کو بہتر رنگ میں ڈیوٹی دینے پر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

رات دس بجے حضور انور مع افراد قافلہ لنڈن کے لئے روانہ ہوئے اور 16- جنوری 92ء کو رات تین بج کر تیس منٹ پر جہاز روانہ ہوا اور صبح 7 بج کر 50 منٹ پر لنڈن وقت کے مطابق حضور لنڈن پہنچے۔

برکات

حضور انور قادیان کیا تشریف لائے ہر طرف امن و برکت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ترقیات و فتوحات کے دروازے کھلنے لگے۔ در و دیوار نئے نئے اور فضا کھلی کھلی محسوس ہونے لگی۔ پنجاب جو عرصہ دس سال سے ملی ٹینسی کے نتیجہ میں سخت بے چینی کے دور سے گزر رہا تھا امن کی حالت کی طرف لوٹنے لگا۔ اسیران کو رہائی نصیب ہوئی اہل قادیان و درویشان کے کئی مسائل حل ہوئے۔

حضور کی آمد سے قبل بیوت الحمد کالونی' فارن گیسٹ ہاؤس کی تعمیر لنگر خانوں کی توسیع روٹی پکانے کی مشین۔ بیت ناصر آباد کی توسیع۔ بیوت اور دیگر اداروں کے لئے جنریٹر' جلسہ کے موقع پر ترجمانی کی سہولیات' جدید ہسپتال کی تعمیر' مدرسۃ المعلمین کا اجراء جیسے اہم کام سرانجام پا چکے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ صاحب

ٹیلی فون

یونانی زبان میں ٹیلی کا مطلب ہے "دور" اور فون کا مطلب ہے "آواز" ٹیلی فون کی اصطلاح انہی دو لفظوں کو جوڑ کر بنائی گئی ہے۔ "دور کی آواز" اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ ٹیلی فون کی بہت جچی تلی تعریف ہے۔ ٹیلی فون کے ذریعے ہم گھر بیٹھے بیسیوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں میل دور کے لوگوں سے بات کر لیتے ہیں۔ یہ دور کی آواز نہیں تو اور کیا ہے؟

ٹیلی فون کی ایجاد میں دو آدمیوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ ایک گراہم بیل اور دوسرے ایڈیسن۔ بیل نے 1876ء میں یہ معلوم کیا کہ آواز کی لہروں کو کس طرح بجلی کی لہروں میں بدل کر تاروں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جا سکتا ہے اور وہاں انہیں دوبارہ آواز کی لہروں میں تبدیل کر کے سنا جا سکتا ہے۔ اس کے طریقہ کار میں جو خامیاں رہ گئی تھیں انہیں اگلے برس مشہور امریکی موجد ایڈیسن نے دور کیا۔ جدید ٹیلی فون ایڈیسن ہی کے بنائے ہوئے آلے کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

ٹیلی فون سے ہم سب کو آئے دن واسطہ پڑتا ہی رہتا ہے۔ بعض دفعہ تو ٹیلی فون پر بات کرنے والے ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آواز تاروں کے ذریعے اتنی دور پہنچ کیسے جاتی ہے؟ اور نہ صرف پہنچ جاتی ہے بلکہ اتنی واضح ہوتی ہے کہ باتوں کے علاوہ دوسری طرف سے کاغذوں کی سرسراہٹ دروازے کھلنے یا بند ہونے کا شور، قدموں کی چاپ وغیرہ بھی سنائی دے جاتی ہے۔

پہلے ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ خود آواز کیا ہے؟ اگر ہم کسی تنے ہوئے تار کو چھیڑ دیں تو وہ کچھ دیر تھرتھراتا رہے گا۔ جب ہم بولتے ہیں تو ہوا میں بھی اسی قسم کی تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ گویا آواز نتیجہ ہے اس تھرتھراہٹ کا جو ہوا میں پیدا ہو۔

ہوا بہت ہی ننھے ننھے ذروں کا مجموعہ ہے جنہیں سالمے یا مالیکول (Molecules) کہتے ہیں۔ یہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انہیں خوردبین کی مدد سے بھی دیکھنا محال ہے۔ جب ہم بولتے ہیں تو یہ مالیکول تھرتھرانے لگتے ہیں۔ یہ تھرتھراہٹ سننے والے کے کان میں پہنچ کر کان کے پردے سے ٹکراتی ہے۔ یہ پردہ اس طرح تنا ہوتا ہے جیسے کسی ڈھول پر جھلی منڈھی ہو۔ ہوا کے تھرتھراتے ہوئے ذرے اس پردے سے ٹکراتے ہیں تو اس پردے پر بھی بالکل اسی قسم کی تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے جیسی آواز پیدا ہوتے وقت ہوا میں ہوئی تھی۔ کان کے پردے کا تعلق ہمارے دماغ سے ہوتا ہے چنانچہ ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ کیا کہا جا رہا ہے۔

ٹیلی فون کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک سے ہم بات سنتے ہیں دوسرے سے ہم بات کرتے ہیں۔ جس طرف ہم بات کرتے ہیں اس میں دھات کی ایک پتلی سی تھالی لگی ہوتی ہے۔ جب ہم بولتے ہیں تو آواز کی لہریں اس تھالی سے ٹکراتی ہیں اور وہ تھرتھرانے لگتی ہے۔ اس تھالی کے پیچھے ایک خانے میں کاربن کے خاص طرح سے تیار کئے ہوئے ہزاروں ذرے بھرے ہوتے ہیں۔ اس خانے میں اور ٹیلی فون کے تاروں میں بجلی کی رو دوڑتی رہتی ہے۔

جب دھات کی تھالی سے آواز کی لہریں ٹکرا نہ رہی ہوں تو کاربن کے ذرے ایک دوسرے سے قدرے الگ تھلگ رہتے ہیں۔ ٹیلی فون پر کوئی بات کرے تو تھالی میں ذرا سا خم آ جاتا ہے جو اتنا معمولی ہوتا ہے کہ نظر نہیں آ سکتا۔ جب آواز کی لہروں سے دھات کی یہ پتلی تھالی خم کھا کر کاربن کے ذروں پر دباؤ ڈالتی ہے تو یہ ذرے ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں لیکن ادھر دباؤ کم ہوا یا آواز رکی ادھر یہ ذرے پھر سے الگ الگ ہو گئے۔

ذروں کے اس طرح چمٹنے کا فائدہ یہ ہے کہ بجلی کی رو کو کاربن میں سے گزرنے میں بہت آسانی رہتی ہے۔

سیدھی سی بات ہے کہ اگر ذرے ملے جلے ہوں تو ان میں سے رو لپک کر گزر جائے گی اور اگر ان کے درمیان فاصلہ ہو تو رو کو گزرنے میں مشکل پیش آئے گی۔ تھرتھراہٹ کی وجہ سے کاربن کے ذروں کی ترتیب میں جو فرق پڑتا ہے اسی قسم کا فرق بجلی کی رو میں بھی آ جاتا ہے۔ اسے یوں سمجھئے کہ آواز تھالی کی تھرتھراہٹ کا سبب بنی، اس تھرتھراہٹ سے کاربن کے ذرے نئی ترتیب میں یکجا ہوئے، پھر ذروں کی اس نئی ترتیب کا اثر ذروں سے گزرنے والی رو پر پڑا اور یہ اثر لے کر، جو درحقیقت ابتدائی تھرتھراہٹ ہی کا عکس ہے، رو تاروں میں سے گزر کر اس ٹیلی فون تک پہنچ گئی جس سے رابطہ قائم کیا گیا ہے۔

ٹیلی فون کے اس حصے میں بھی جس سے ہم بات سنتے ہیں دھات کی پتلی سی تھالی نصب ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کاربن کے ذروں والے خانے کی بجائے ایک مقناطیس لگایا جاتا ہے۔ یہ مقناطیس تاروں میں آنے والی بجلی سے چلتا ہے۔ بجلی جتنی زیادہ آ رہی ہو گی مقناطیس اسی قدر طاقتور ہو جائے گا۔ جب دوسری طرف سے چلی ہوئی رو مقناطیس تک پہنچ کر اس کی قوت کو کم و بیش کرتی ہے تو وہ دھات کی تھالی کو بڑی تیزی سے اپنی طرف کھینچتا اور چھوڑتا ہے اور یوں تھالی میں تھرتھراہٹ پیدا کر دیتا ہے یہ تھرتھراہٹ بالکل ویسی ہوتی ہے جیسی دوسرے سرے پر بات کرنے سے پیدا ہوئی تھی۔ ادھر آواز نے تھرتھراہٹ پیدا کی تھی ادھر اسی تھرتھراہٹ نے دوبارہ وہی آواز پیدا کر دی اور وہ آواز سننے والے کے کان تک پہنچ گئی۔ اس طرح ٹیلی فون پر دور کی بات سن لی گئی۔

ہماری آواز تاروں میں خود چلتی ہوئی نہیں جاتی بلکہ اس کے باعث جو بجلی میں تھرتھراہٹ یا ترمیم پیدا ہوتی ہے وہ یہ سفر طے کرتی ہے۔ اور منزل مقصود پر پہنچ کر آواز بن جاتی ہے۔

پہلے ایک شہر کے اور پھر ملک بھر کے ٹیلی فونوں کو ایک دوسرے سے ملانے کے لئے تاروں کا جال بچھانا پڑتا ہے۔ پھر اپنے ملک کے ٹیلی فونی نظام کو دوسرے ملکوں کے ٹیلی فونی نظاموں سے ملایا جاتا ہے۔ کھمبوں پر لگے ہوئے تار تو سبھی نے دیکھے ہوں گے۔ یہی تار بعض اوقات زمین کے نیچے اور جب دریا اور سمندر حائل ہوں تو ان کے نیچے بچھائے جاتے ہیں۔

اگر ٹیلی فون کے ذریعے صرف آس پاس کے لوگوں سے بات چیت کرنا مقصود تو کوئی خاص مسئلہ نہ رہے۔ لیکن آج کل ہزاروں میل دور بھی فون کرنا پڑتا ہے اور فاصلے کی کوئی حد مقرر نہیں۔ البتہ اتنے طویل فاصلوں کے درمیان ٹیلی فونی سلسلہ قائم رکھنے کے لئے ایک خاص انتظام ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جان چکے ہیں کہ ٹیلی فون پر بات کرتے وقت آواز بجلی کی مدد سے آگے جاتی ہے۔ ابتداء میں یہ رو خاصی طاقتور ہوتی ہے لیکن جوں جوں فاصلہ طے کرتی ہے، کمزور پڑتی جاتی ہے۔ اگر ٹیلی فون لائن بہت لمبی ہو تو پھر بجلی کی رو منزل تک پہنچتے پہنچتے اتنی ہلکی بھی ہو سکتی ہے کہ دوسرے ٹیلی فون میں سنائی ہی نہ دے چنانچہ اس کمزور رو کو طاقتور بنانے کے لئے ٹیلی فون لائنوں کے جال میں مناسب فاصلوں پر خاص سٹیشن بنائے جاتے ہیں۔ انہیں ری پی ٹر (Repeater) یعنی "دہرانے والا" کہتے ہیں۔ جب کوئی ٹیلی فون رو خاص فاصلہ طے کر چکنے کے بعد کمزور ہونے لگتی ہے تو یہ اسٹیشن حسب ضرورت طاقت فراہم کر کے اسے دوبارہ طاقتور بنا دیتے ہیں۔ اس طرح بجلی کی رو کی طاقت میں کمی نہیں ہوتی اور ہزاروں میل دور کی بات بھی صاف سنی جا سکتی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ بجلی کی رو اتنی تیز رفتار ہے کہ ایک سیکنڈ کے ساتویں حصے سے بھی کم وقت میں دنیا کا چکر پورا کر لیتی ہے۔

اگر آپ نے کسی ایسی جگہ فون کیا ہے جہاں دور تک راستے میں دشوار گزار پہاڑ یا وسیع سمندر حائل ہونے کی وجہ سے ٹیلی فون کے تار لگائے یا بچھائے نہیں جا سکتے تو پھر ریڈیو سے مدد لی جاتی ہے۔ متعلقہ محکمہ آپ کے ٹیلی فون کی برقی رو کو ریڈیو کی لہروں میں بدل کر پہاڑ یا سمندر پار بھیج دیں گے۔ وہاں ایک خاص ریسیور ان لہروں کو دوبارہ برقی رو میں تبدیل کر کے ٹیلی فون کے تار میں دوڑا دے گا۔

ٹیلی فون کا تار اس قسم کا ہوتا ہے کہ بیک وقت کئی مختلف رابطے قائم رکھ سکتا ہے۔ اس کے باوجود کمال یہ ہے کہ کوئی بے ربطی یا گڑبڑ پیدا نہیں ہوتی۔ ہر فون کی رو تار میں سے یوں گزرتی ہے جیسے سب سے الگ اپنی پٹڑی پر چلی جا رہی ہو۔

آجکل ڈیجیٹل سسٹم کے تحت گھر بیٹھے بہت دور ہزاروں میل دور جگہ پہ بھی پلک جھپکنے میں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

نوبل انعام کا بانی۔ الفریڈ نوبل

نوبل ایک غریب معمار کے گھر 1836ء میں پیدا ہوا۔ وہ صحت کی خرابی غیر معمولی ذہانت، حساس طبیعت اور خاندانی حالات کے باعث تنہائی پسند انسان تھا۔ اس کے باپ نے مالی بدحالی اور قرض خواہوں سے تنگ آ کر روس کے شہر سینٹ پیٹرز میں پناہ لی، وہ بھی ذہین آدمی تھا چنانچہ وہاں کچھ عرصہ بعد ہی وہ انجینئرنگ فرم میں حصہ دار بن گیا۔ یہیں نوبل کی تعلیم کا گھر میں آغاز ہوا۔ اس نے مادری زبان کے علاوہ فرانسیسی، انگریزی، جرمن اور روسی زبانوں پر عبور حاصل کیا اور سائنسی تجربات کی طرف بھی بھرپور توجہ دینے لگا۔ نوبل نے کئی برس کی تحقیق کے بعد نائیٹرو گلیسرین کو کامیابی سے دھماکہ خیز مواد کے طور پر استعمال کرنے کا راز جان لیا۔ اگرچہ ان تجربات کی وجہ سے خود نوبل کا چھوٹا بھائی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ نوبل نے 1867ء میں ڈائنامائیٹ بنایا۔ 1870ء میں اس نے دھماکہ خیز جلاٹین دریافت کی اور 1880ء میں سیلسٹائٹ نامی ایک بے ضرر دھماکہ خیز مواد دریافت کر کے وہ خاصا امیر آدمی بن گیا۔ اس نے گراموفون، ٹیلیفون، برقی بیٹری اور تابان لیمپ کی ترقی کے لئے بھی کام کیا۔ نوبل کافی عرصہ غیر شادی شدہ رہا اور اس دوران اس نے خوب سیاحت بھی کی۔ وہ بہت اچھا لکھاری تھا۔ اس نے بہت سی ادبی کاوشیں بھی کیں۔ اس کے نزدیک جنگ ایک گھناؤنا جرم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی ساری دولت سائنس و ادب کے فروغ اور امن عالم کے لئے وقف کر دی۔

مصنوعی اعضاء کی تیاری

لندن کے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں انسانی اعضا کی تیاری کی نئی تکنیک دریافت کر لی گئی، جس کے تحت ٹشو انجینئرنگ کے عمل سے ہڈیاں مصنوعی طریقے سے تیار کی جا سکیں گی۔ انسان کے جسم کے مختلف اعضا کو مصنوعی طریقہ کار سے بنایا جا سکے گا۔ ٹشو انجینئرنگ کے عمل سے انسانی جلد بھی پیدا کی جا سکتی ہے، اس عمل کے ایک بانی ڈاکٹر کیسل ناٹن کا کہنا ہے کہ اب سائنسدانوں نے ایسی ٹیکنالوجی دریافت کر لی ہے، ان کا کہنا ہے کہ انسانی اعضاء کو کسی بھی سائز اور شکل میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ ان اعضا کا معیار بھی بہترین ہو گا۔ ڈاکٹر کیسل نے یہ بھی کہا کہ آئندہ کولہے کی ہڈی میں میٹل یا پلاسٹک کے جوڑ کی بجائے اصل ہڈی کا جوڑ متبادل کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جلد کی تیاری کا عمل انسانی سیل کی مادر رحم میں بچہ کی تخلیق (Incubate) کی طرح تیاری کی جاتی ہے۔ اس عمل کو (Dermag Raft) کہا جاتا ہے۔ اس ضمن میں اسے این ایچ ایس میں بھی شامل کرنے کے لئے منظوری کی ضرورت نہیں، کیونکہ نہ یہ کوئی دوا یا میڈیکل ڈیٹوا ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق ٹشو انجینئرنگ کے اس عمل پر سالانہ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی لاگت آئے گی۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

تخت بھائی کے کھنڈرات-بُدھ مت کے آثار

تخت بھائی ضلع مردان (N.W.F.P) کا ایک اہم شہر ہے محکمہ آثار قدیمہ نے یہاں پر بدھ مت کی تاریخی خانقاہ دریافت کی ہے۔ راقم الحروف کو ان کھنڈرات کو دیکھنے کا موقع ملا۔ موجودہ شہر تخت بھائی سے ملحق پہاڑوں پر یہ کھنڈرات واقع ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ نے اہم جگہوں کی نشاندہی کی ہے۔

تاریخی اہمیت محکمہ آثار قدیمہ حکومت پاکستان کی نوٹیفکیشن کے مطابق "تخت بھائی کے کھنڈرات پاکستان میں پائے جانے والے بدھ مت کے کھنڈرات میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ یہ تقریباً 181.30 ایکڑ (329000 مربع میٹر) رقبہ پر محیط ہیں اور پہلی صدی قبل از مسیح سے ساتویں صدی عیسوی کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تخت بھائی کا نام دو الفاظ سے اخذ کیا گیا ہے پہلے لفظ تخت سے مراد اونچی جگہ بلند چوٹی (Seat or Throne) اور باہٹی کو پانی کے تالاب چشمہ (Reservoir /Baoli) سے ماخوذ کیا گیا ہے۔

ان آثار کا ذکر پہلے جنرل کورٹ نے 1936ء میں کیا۔ اس کے بعد متعدد بار ان کی کھدائی ہوئی۔ البتہ پہلی باقاعدہ کھدائی ڈاکٹر ڈی بی سپونر نے 9-1907ء تک اور مسٹر ہارگریوز نے 11-1910ء تک کی۔ ان آثار قدیمہ کی تاریخی اور نمایاں فن تعمیر کی وجہ سے عالمی ادارہ نے اسے عالمی ورثہ قرار دیا ہے اور اس کا شمار دنیا کے اہم ترین آثار قدیمہ میں ہوتا ہے"

محکمہ آثار قدیمہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "تخت بھائی کے قدیم آثار کو اپنے تاریخی' ثقافتی اور فنی اعتبار سے یونیسکو کے زیر نگرانی دنیا کی چند مشہور تاریخی عمارات کی فہرست میں شامل کیا جا چکا ہے۔"

جب آپ تخت بھائی کے ان کھنڈرات کو دیکھنے کے لئے پہاڑ کی ڈھلوان پر اوپر چڑھتے ہیں تو خانقاہ کا ایک نقشہ بنا ہوا ہے جو پتھر پر آثار قدیمہ نے بنایا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے

Plan of the Monastic Complex

آگے سیڑھیاں ہیں جو کافی مشکل ہیں۔ تھکا دیتی ہیں۔ لیکن جب آپ اوپر مقام مقصود پر پہنچ جائیں تو بدھ مت کی اہم عبادت گاہ کو آپ نمایاں طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

چھوٹے سٹوپہ (Votive Stupa)
یہاں بہت خوبصورتی سے پتھروں کی خوبصورت چنائی کے ساتھ دیواروں میں جگہیں بنائی گئی ہیں اور درمیانی حصہ میں پلیٹ فارم سے بنائے گئے ہیں جن پر کسی زمانے میں گوتم بدھ کے مجسّمے آویزاں تھے اب بھی دیوار میں ایک مقام پر پورا مجسمہ آویزاں کیا ہوا ہے جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان مقامات پر کس طرح مجسّمے رکھے ہوئے ہوں گے۔

خانقاہ (Monastry) اوپر والے حصے کے درمیان سے دائیں طرف اوپر سیڑھیاں چڑھتی ہیں۔ جہاں ایک کھلی جگہ ہے درمیان میں تالاب بنا ہوا ہے جہاں بارش کا پانی یا چشمے کا پانی جمع ہوتا ہو گا۔ کھلے صحن کے اطراف میں خوبصورت کمروں کے آثار ہیں جن کے پاس بورڈ آویزاں ہے اور اس پر لکھا ہے "بدھ مت کی تعلیم و تبلیغ کرنے والے بھکشوؤں کے رہائشی کمرے۔ یہ خانقاہ دو منزلہ تعمیر کی گئی تھی بالائی منزل کے لئے باقاعدہ سیڑھیاں بھی تھیں۔

بالائی منازل افتاد زمانہ کی وجہ سے مسمار ہو چکی ہیں اسی حصے میں ایک طرف غسل خانے اور کچن اور ڈائیننگ ہال بھی ہیں جہاں بدھ مذہب کے واقفین کھانا کھاتے تھے۔

اسمبلی ہال اس حصے سے ملحق لیکن چھوٹے سٹوپہ کے ذریعے سیڑھیاں اسمبلی ہال تک چڑھتی ہیں معلوم ہوتا ہے اس جگہ ان بھکشوؤں کی تعلیم و تربیت کی کلاسیں لگتی ہوں گی۔

مراقبہ کی جگہ (Mediation Cells)
زیر زمین تہ خانے میں نہایت اعلیٰ فن کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کمرے بنائے گئے ہیں جن میں بڑی ہنرمندی سے قدرتی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے الگ الگ چھوٹے چھوٹے حجرے بنے ہوئے ہیں جن میں بدھ مت کے پیروکار مراقبہ کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ مراقبہ کرنے والے بدھ مت کے پیروکار اکثر وقت ان تہ خانوں میں گذارتے تھے اور شاذ و نادر کسی اہم ضرورت سے باہر نکلتے تھے۔

بڑے سٹوپہ اوپر ایک اور حصے میں درمیان میں خوبصورت چبوترہ (پلیٹ فارم) بنا ہوا ہے جس پر معلوم ہوتا ہے کہ بدھ کا بڑا سٹوپہ Stupa پڑا ہوا تھا جو اب نہیں ہے۔ تین اطراف میں چھوٹے Stupas کے لئے الماریاں سی بنی ہوئی ہیں جو اس زمانے کے فن تعمیر کا بہترین شاہکار ہیں۔

عجائب گھر Museum
Mediation Cells سے جو سیڑھیاں اوپر آتی ہیں اس کے ایک طرف چھوٹا سا عجائب گھر Museum بنا ہوا ہے۔ اس جگہ پر کھدائی کے دوران برآمد ہونے والے پتھر اور چونے کے مجسّموں کے ٹکڑے جو کہ کھدائی کے بعد اس جگہ پر چھوڑ دیئے گئے تھے۔

اوپن کورٹ Courtyard۔ ایک طرف Mediation Cells کے Level پر کورٹ یارڈ یا کھلا صحن بنا ہوا ہے۔ جو کہ اس عبادت گاہ کا اہم حصہ معلوم ہوتا ہے۔

متفرق مقامات اس کے ارد گرد بہت سے

باقی صفحہ 7 پر

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

ایک ہی زمین میں فصلیں بدل بدل کر کاشت کرنے (تدوین) میں برسیم کی اہمیت

دوسری جنگ عظیم سے پہلے امریکہ میں بھی مخلوط زراعت کا رواج تھا۔ یعنی زمیندار فصلیں بھی اگاتے تھے اور ساتھ ساتھ جانور پالتے اور ان سے دودھ مکھن گوشت وغیرہ حاصل کرتے تھے اور اپنی آمدنی کا حصہ بناتے۔ یہ طریق زراعت صدیوں سے معروف چلا آیا ہے اور اس میں کسی قسم کی خرابی نہیں پائی گئی زمین کی طاقت بھی قائم رہتی تھی اور فصلوں میں وہ تمام عناصر ملتے تھے جو انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے محفوظ بھی اور ضروری بھی ہوتے ہیں۔ لیکن جنگ عظیم کے بعد امریکہ کے سائنس دانوں نے زرعی مداخل مہیا کرنے کا مصنوعی طریقہ معلوم کیا اور کیمیاوی کھاد' اور کیڑے مار ادویات کا استعمال عام شروع ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ پہلے تو فصلوں کی پیداوار بڑھی اور زمیندار کو فائدہ ہوا لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد ان مداخل کے انسانی اور حیوانی صحت پر مضر اثرات' ماحولیات کی خرابی' زیر زمین ذخائر میں مضر صحت نمکیات کا اضافہ اور خود زیر کاشت زمین کی زرخیزی میں خطرناک کمی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ جس کے لئے ان مداخل کی مقدار کو بڑھانا پڑا اور پھر یہ چکر چلتا ہی چلا گیا۔ اور آخر کار بعض کسانوں نے دوبارہ اپنے پرانے طریقے کو اپنا لیا نئے مداخل کے استعمال میں جو خرابی پیدا ہوئی وہ انسانی صحت پر اثر انداز ہوئی تو عام پبلک نے بھی اس کا نوٹس لیا اور آج امریکہ میں نیچرل طریقہ سے کاشت کردہ سبزیوں اور پھلوں کی علیحدہ دکانیں پائی جاتی ہیں جو گو مہنگی لیکن پھر بھی بے حد مقبول ہیں۔

ہمارے ملک میں اگرچہ اس مثال کی مکمل پیروی کرنا تو مشکل ہے لیکن بہرحال کوششیں جاری ہیں۔ ان مداخل میں سب سے زیادہ حصہ نائٹروجن کھاد کا تھا۔ جو یوریا کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اب یہ اتنا مہنگا ہو گیا ہے کہ اس کا استعمال کرنے سے پہلے ہر کسان کو کافی غور و خوض کرنا پڑتا ہے۔ لیکن

اس کا ایک بالکل آسان نعم البدل موجود ہے جو استعمال کرنے سے نہ تو کوئی خرچہ آتا ہے نہ ہی اس کے مندرجہ بالا غلط نتائج نکلتے ہیں۔ اور وہ ہے ایسی فصلوں کی کاشت جو فضاء سے نائٹروجن اصل کر کے اپنی جڑوں میں جمع کر دیتی ہیں۔ اور بعد میں آنے والی فصلوں کے لئے وہ خزانہ بلا کسی قیمت کے مل جاتا ہے۔ اور خود ان فصلوں کی کاشت کے لئے کسی طرح کا زائد خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس ذیل میں بہت ساری فصلیں ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے لیکن ان میں سے زیادہ مشہور اور زیر کاشت آنے والی فصلوں میں برسیم۔ لوسن۔ شفتل۔ سنجی۔ گوارا۔ ارہر۔ سن اور جنتر وغیرہ شامل ہیں۔

ان فصلوں میں لمبے عرصہ والی فصلیں بھی ہیں اور کم عرصہ والی بھی۔ برسیم کی فصل دونوں طرح سے لگائی جا سکتی ہے۔ اگر برسیم کی لمبی فصل جو ستمبر سے لے کر مئی تک رہتی ہے لگائی جائے تو برسیم کی فصل ہر سال فی ہیکٹر (ساڑھے بارہ ایکڑ) 60 سے 80 کلو گرام نائٹروجن کا اضافہ کرتی ہے۔ جس سے اگلی فصل کی پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ زمینوں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ برسیم کے بعد والی فصل پر مصنوعی نائٹروجن کھاد نہ استعمال کرنے یا کم استعمال کرنے کی صورت میں فصلوں کی لاگت گھٹ جاتی ہے۔ زمین کی ساخت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ زمین میں پانی جذب کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ مویشیوں کے لئے غذا سے بھرپور سبز چارہ دستیاب ہوتا رہتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ فصلوں کے ہیر پھیر کا ایسا طریقہ اپنایا جائے جس میں برسیم فٹ ہو سکے۔ مثلاً چاول لگانے والے زمیندار اگر برسیم کو چاول سے پہلے بوئیں تو چاول کی فصل پر بہت اچھا اثر ہو گا۔ سردیوں کے موسم میں برسیم کی فصل جانوروں کا چارہ ہونے کی وجہ سے بہت آسانی سے فروخت ہوتی ہے۔ اور آخر میں اگر اس کا بیج جمع کر کے فروخت کیا جائے تو اس سے بھی کافی فائدہ ہوتا ہے جو کہ دوسری فصلوں کے مقابل میں کسی طرح بھی کم نہیں ہوتا۔ اور برسیم کا اثر اپنے بعد آنے والی کئی فصلوں پر مسلسل ہوتا ہے۔

یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انہونی ہو یا جس کا پہلے تجربہ نہ کیا گیا ہو۔ مصر میں کم عرصہ والی برسیم کی زیادہ اہمیت ہے اور اسی وجہ سے کپاس کا 85 فی صد تک رقبہ برسیم کے بعد کاشت کیا جاتا ہے اگر ہم بھی کپاس سے پہلے اس کا تجربہ کریں تو کافی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس تدوین کی بدولت مصر میں فصلوں کا معیار بہت اونچا ہے زمینوں کی زرخیزی روز افزوں ترقی پر ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں گندم کی فصل میں نائٹروجن کی مصنوعی کھاد بالکل نہیں استعمال کی جاتی۔ کیونکہ انہوں نے اپنی فصلوں کی تدوین میں میڈی کا کو ایک ایسی ہی فصل شامل کر رکھی ہے۔ جو نہ صرف زمین میں نائٹروجن کا اضافہ کرتی ہے بلکہ اس پر ہزاروں نہیں لاکھوں بھیڑیں بھی پالی جاتی ہیں۔ اسی مثال کی نقل کر کے شمالی افریقہ کے ممالک نے اپنی گندم کی پیداوار اور بھیڑوں کی تعداد میں بھی بہت اضافہ کیا۔ برطانیہ میں بھی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر گندم کلوور کے کارپٹ پر بوئی جائے تو نائٹروجن ڈالنے کی نہیں ضرورت ہوتی۔

حال ہی میں کئے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ برسیم یا لوسن کی فصلوں کو پٹیوں کی صورت میں گندم کپاس گنے اور سرسوں وغیرہ کے کھیتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درمیان میں بو دیا جائے تو ان کسان دوست کیڑوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیڑے فصلوں کے دشمن کیڑوں کے انڈوں اور بچوں کو تباہ کر دیتے ہیں اگر ایسے طریقوں کو اپنایا جائے تو نہ تو مصنوعی کھادوں کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑے گی اور نہ ہی کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کو مارنے کے لئے کیمیکل ادویات کی۔ اور فصلوں کا معیار اونچا ہو گا اور یہ فصلیں زہریلے اثرات سے بھی پاک صاف ہوں گی۔

بہرحال آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آپ اس طریقہ کاشت سے کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آئندہ اپنی فصلوں کی کاشت کے لئے صحیح پروگرام بنائیں جس میں برسیم کو فصلوں کے ہیر پھیر میں صحیح مقام حاصل ہو۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 6

متفرق مقامات ہیں جن کی نشان دہی نہیں کی گئی لیکن اس عبادت گاہ کا جو کئی منزلہ تھی اور فنی اعتبار سے Architecture کا بہترین شاہکار تھی کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ ایک چینی سیاح Huen Tsang نے 630 عیسوی میں اس کے بارہ میں لکھا

کہ بدھ مت کے مکمل ترین آثار تخت بھائی میں پائے جاتے ہیں عمارت پر پلستر کیا گیا تھا اور دروازوں پر خوبصورت میناکاری کی جاتی تھی۔

سیاحوں کی آمد و رفت آثار قدیمہ کے متعین گارڈ کے مطابق یہاں اکثر جاپانی چینی اور یورپی سیاح آتے ہیں اور بعض جاپانی جو بدھ مت سے متعلق ہیں ہماری موجودگی میں بھی اس جگہ پہنچ کر عبادت کر رہے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

لیکن حضور کی تشریف آوری کے بعد تو گویا قادیان میں برکتوں کے سیلاب آنے شروع ہو گئے۔

☆ بھارت میں مختلف جگہوں پر سکولوں ہسپتالوں کی تعمیر۔

☆ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کو سہولیات۔

☆ مستحق طلباء و مستحق حضرات کو قرضوں اور امدادوں کی فراہمی (بلالحاظ مذہب و ملت)

☆ غریبوں کی شادیوں میں امداد۔

☆ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بے پناہ وسعت۔

☆ مختلف صوبوں میں بیوت اور مشن ہاؤسز کی تعمیر۔

☆ .M.T.A کا چوبیس گھنٹے کا پروگرام۔

☆ قادیان کے دفاتر میں فیکس، کمپیوٹر اور .M.T.A کے لئے جدید کیمرے کی سہولتیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدی احباب میں حضور کی صحبت کے نتیجہ میں ایک عجیب قسم کی روحانی کیفیت پیدا ہوئی۔

نکاح

○ مکرم مرزا لقمان احمد صاحب ولد مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم ساکن جرمنی کا نکاح عزیزہ شازیہ پروین بنت مکرم ریاض احمد صاحب بٹ ساکن دارالنصر غربی ربوہ کے ساتھ مورخہ 98-11-19 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے خیر و بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم عامر ظہیر صاحب ابن مکرم رانا ظہیرالدین صاحب 419 سی چاندنی چوک غلام محمد فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-10-30 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام نورالہدیٰ تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مکرم رانا منیر احمد صاحب 9/31 دارالعلوم شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر سعادت مند اور صالحہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میری پوتی ثوبیہ برلاس بنت احمد مرزا فرید برلاس کا راولپنڈی میں سکول کی سیڑھیوں سے گر جانے سے بائیں بازو کی کہنی کا فریکچر ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں کامیاب آپریشن کے بعد زیر علاج ہے جلد اور کامل شفایابی کے لئے احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم نفیس احمد عتیق صاحب لکھتے ہیں۔ عزیزم راعون بشیر ابن شیخ مظفر احمد صاحب راولپنڈی 9۔ نومبر 1998ء کو غسل خانے میں رکھی بالٹی میں گر جانے سے وفات پا گیا۔ عزیز کی عمر صرف ڈیڑھ سال تھی۔ عزیزم شیخ مختار احمد صاحب کا پوتا اور شیخ مبشر دہلوی صاحب کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ٹیسٹ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹس آف پاکستان نے PPT ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ 24۔ جنوری 1999ء کو ہو گا۔ فارم وغیرہ 20 روپے کے عوض ICAP کے مختلف شہروں میں واقع دفاتر جس کی تفصیل روزنامہ NAtion مورخہ 29۔ نومبر میں روزنامے سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹیسٹ فیس۔/770 روپے ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ دسمبر15-99ء ہے۔

○ وومن سٹڈیز سینٹر آف ایکسیلینس کراچی یونیورسٹی نے 4۔ سمسٹر پر مشتمل پروگرام (وومن سٹڈیز) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

مرد/ خواتین جنہوں نے کم از کم 45 فی صد نمبروں کے ساتھ بیچلرز مکمل کی ہو۔ داخلہ کے لئے اہل ہیں داخلہ فارم وغیرہ UBL یونیورسٹی برانچ سے 350 روپے کے عوض دستیاب ہیں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ دسمبر 98ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے سینٹر کے ان فون نمبر پر رابطہ کریں۔ 479001-4963645-

اعلان

○ عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (ICTP) ٹریسٹ اٹلی نے نویں ICTP ڈپلومہ پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ایک سالہ ایڈوانس ٹریننگ پروگرام میں داخلہ کے لئے آفر کی جا رہی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے روزنامہ الفضل 98-11-26 سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ تمام فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ دسمبر 98ء ہے۔ داخلہ کی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور مطلع کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ میں لیکچرز

○ نصرت جہاں اکیڈیمی میں بزرگان کی سیرت و سوانح پر لیکچرز کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 2۔ دسمبر 1998ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کے انگلش میڈیم سکول میں حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید پر ایک لیکچر دیا۔ لیکچر کے اختتام پر مکرم چوہدری منیر احمد صاحب انچارج سکول نے محترم حافظ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

قبل ازیں مورخہ 24۔ نومبر 1998ء کو سکول ہذا میں محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے لیکچر دیا تھا۔ محترم خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کے شعر ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کی روشنی میں حضور کے صبر و تحمل اور وسعت حوصلہ کے واقعات بیان کئے۔ اختتام پر مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی نے محترم خان صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر تقریب برخواست ہوئی۔

(رپورٹ محمد ہادی صاحب)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم صلاح الدین صاحب بابت ترکہ مکرم بابا غلام محمد صاحب)

مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب (صدر محلّہ) گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم بابا غلام محمد صاحب ساکن بیت المہدی قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ترکہ کی رقم مبلغ باسٹھ ہزار روپے۔/62000 بیت المہدی کو ادا کر دی جائے۔ کیونکہ وہ تقریباً 35 سال یہاں پر مقیم رہے ہیں۔ اور اس دوران ان کا ہر طرح خیال رکھا گیا ہے۔ دیگر ورثاء کی طرف سے جواب آ چکے ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم ولی محمد صاحب (بھائی)

2۔ مکرم سردار احمد صاحب (بھائی)

3۔ مکرم بشیر احمد صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پریس

یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ حضور انور کی ہندوستان تشریف آوری کو ہندوستانی پریس نے بہت دلچسپی سے لیا۔ سو کے قریب اخبارات نے حضور کی آمد اور صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان اور حضور کے انٹرویوز ریکارڈ کئے۔

.B.B.C دوردرشن اور آکاش وانی نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے حضور کی آمد اور انٹرویوز پر مشتمل رپورٹیں کئی کئی مرتبہ نشر کیں۔ نیشنل اخباروں کے نمائندگان قادیان اور دہلی میں حضور سے ملتے رہے۔ اور کافی توجہ سے آپ کی تجاویز کو سن کر اخبارات میں درج کرتے رہے۔

حضور انور کی تشریف آوری کو عرصہ سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے اللہ کرے وہ دن پھر جلد طلوع ہو کہ حضور انور کی تشریف آوری سے اہل ہند کی قسمت کا ستارہ چمکے اور اندھیروں کے ماروں کو روشنی کی کرنیں توانائی اور بصارت و بصیرت بخشیں۔ آمین۔

(بدر قادیان سالانہ نمبر 97ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ

5-دسمبر- غروب آفتاب 5-06
6-دسمبر- طلوع فجر 5-24
6-دسمبر- طلوع آفتاب 6-52

عالمی خبریں

روسی طیارہ مار گرایا

طالبان نے روسی طیارہ مار گرایا ہے۔ روسی طیارہ نورستان کے علاقے میں شمالی اتحاد کو کمک پہنچانے جارہا تھا کہ طالبان کی رینج میں آگیا۔ طیارے میں موجود گولہ بارود پھٹنے سے لاشیں مکمل طور پر جل گئیں۔ تاجکستان ازبکستان اور ترکمانستان کی سرحدوں پر تعینات روسی فوج افغانستان کے اندر 100 کلومیٹر تک پہنچ گئی۔ 15 سے زائد مقامات پر جھڑپیں ہونے سے 28 طالبان سمیت 100 افراد ہلاک ہوگئے۔

طالبان کی حمایت میں 600 ہلاک

افغانستان میں روسی فوج نے طالبان کی حمایت کرنے کے جرم میں ایک گاؤں کو آگ لگادی جس سے 600 افغان جاں بحق ہوگئے۔ آگ سے بچ کر بھاگنے والوں پر گولیاں برسادی گئیں مقامی شمالی اتحاد کے کمانڈر نے بغاوت کرکے طالبان کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔

یتیم خانے میں آتشزدگی

فلپائن میں یتیم خانے میں خوفناک آتشزدگی سے 23 یتیم بچے جل کر ہلاک ہوگئے۔ یہ آگ کرسمس پارٹی کے دوران لگی۔ 24 بچوں کو بچالیا گیا۔ بچوں کے علاوہ پانچ دیگر افراد بھی ہلاک ہو گئے۔

کشمیری ہندوؤں کا مظاہرہ

پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ مہم جاری کرنے والے کشمیری ہندوؤں کی مہم اس وقت ناکام ہوگئی جب وہ پاکستان کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے برطانوی دارالعوام کے باہر کئی گھنٹے کھڑے رہے مگر کوئی برطانوی لیڈر ان سے ملنے نہیں آیا۔ یہ ہندو کشمیر سے بھاگے ہوئے تھے۔

طالبان کے خلاف بغاوت

شمالی افغانستان کے وسیع علاقے سے طالبان کے خلاف بغاوت کی خبریں ملی ہیں۔ اپوزیشن نے دعویٰ کیا ہے کہ کئی پہاڑی گذرگاہوں پر طالبان کی افواج کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔

اسرائیل علاقہ خالی کردے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل شام کا علاقہ خالی کردے۔ ایک اور قرارداد میں بیت المقدس میں اسرائیلی قوانین کے نفاذ کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

بھارتی حکمرانوں کا باغی گروپ

بھارت کی حکمران بی جے پی اور اس کے اتحادیوں میں باغی گروپ بن گیا ہے۔ یہ بغاوت وزیر اعظم واجپائی کی سرمایہ کاری پالیسی کے خلاف ہوئی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ صوبائی انتخابات میں شکست اور اپوزیشن کی طرف سے استعفے کے مطالبے کے بعد باغی گروپ کا قیام واجپائی کے لئے خطرناک ہے۔

شمالی کوریا کی دھمکی

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اس پر جنگ مسلط کی جارہی ہے اگر ایسا ہوا تو امریکہ کی دھجیاں اڑادیں گے۔ امریکہ کے متکبر حکمران شمالی کوریا کا گلا گھونٹ کر زبان بند رکھنے کی جارحانہ کوششوں میں خطرے کی حدود سے تجاوز کرچکے ہیں حالات مشکوک ہوگئے ہیں۔ ہماری فوجیں جارحیت سے نمٹنے کے لئے تیار ہیں۔

ہائیڈروجن بم کا دھماکہ

ایٹمی سائنس کے امریکی جریدے نیوکلیو لیکس ویک نے کہا ہے کہ بھارت ہائیڈروجن بم کا دوبارہ دھماکہ کرے گا جون میں پوکران میں کئے جانے والے تین ایٹمی تجربات میں سے ایک اہم تجربہ ناکام رہا۔ بھارت کے سائنس دان حکومت پر مزید تجربوں کے لئے دباؤ ڈال رہے ہیں۔

ملکی خبریں

اسمبلی معطل نہیں ہوسکتی

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی معطل نہیں کی جاسکتی۔ ایمرجنسی کو جائز قرار دے چکے ہیں جس کے تحت صوبائی حکومت تو معطل ہوسکتی ہے مگر اسمبلی، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اختیارات ختم نہیں کئے جاسکتے۔ آئین میں واضح طور پر درج ہے کہ اسمبلی کے فنکشن پر پابندی بھی نہیں لگ سکتی۔ فاضل چیف جسٹس نے سندھ اسمبلی کے بارے میں دائر کردہ درخواستوں کی سماعت کے دوران سپیکر نواب مرزا اور ان کے وکیل کی غیر حاضری کا سخت نوٹس لیا۔

مسئلہ کشمیر حل کرائیں

وزیراعظم نواز شریف نے امریکی صدر سے ملاقات کے دوران کہا کہ مسئلہ کشمیر پاک بھارت ترقی میں رکاوٹ ہے امریکہ یہ تنازعہ حل کروائے۔ تصفیہ کے بعد عوام اقتصادی ترقی کے ثمرات سے مستفید ہوں گے۔ امریکی صدر نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان جلد سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے گا۔

امریکہ کی وضاحت

امریکہ نے پاکستان پر واضح کردیا ہے کہ سلامتی کے لئے ہم مدد نہیں کرسکتے۔ پاکستان کو اپنی مدد آپ کے تحت کرنا ہوگی سربراہ ملاقات میں آئی ایم ایف پیکیج پر اصولی طور پر اتفاق ہوا۔ پاکستان اور بھارت نے ایٹمی ہتھیار نصب نہیں کئے۔ اور آئندہ اقدامات کے بارے میں احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔

اسامہ کو گرفتار کرادیں

امریکہ کے صدر کلنٹن نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کے دوران درخواست کی ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو گرفتار کرانے میں مدد دیں۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے ملاقات کے بعد بتایا کہ اسامہ دہشت گرد اور قاتل ہے وہ مزید امریکیوں کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اسے گرفتار کرکے عبرتناک سزا دیں گے۔ اسے مالی طور پر بھی تباہ کرنے کے اقدامات کررہے ہیں۔

الطاف کو واپس لائیں گے

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کو ملک میں واپس لانے کے لئے انٹرپول سے رابطہ صوبائی حکومت کی درخواست پر کیا جائے گا۔ کو لمبین ماہرین نے سروے مکمل کرلیا ہے۔

لاہور دہلی بس سروس

لاہور دہلی کے درمیان بس سروس چلانے کے معاہدے پر دستخط ہوگئے۔ یہ تجویز نواز شریف نے واجپائی سے ملاقات کے دوران دی تھی۔ آئندہ ماہ سروس باقاعدہ شروع کردی جائے گی۔

ایم پی اے کا اغوا

ڈاکوؤں نے ملتان کے ایم پی اے شیخ خلیل کو ملتان سے عبدالحکیم جاتے ہوئے رجانہ سے چھ میل دور گاڑی سمیت اغوا کرلیا۔ ان کو بے ہوش کردیا گیا۔

لڑکی نے خودکشی کرلی

ایک ماہ قبل بااثر زمینداروں کے ہاتھوں بے آبرو ہونے والی لڑکی نے انصاف نہ ملنے پر خودکشی کرلی۔ اس نے مرنے سے پہلے خط لکھا کہ میں انصاف لینے اللہ کے پاس جارہی ہوں۔

بے نظیر ولی خان ملاقات

محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت کے خلاف گرینڈ الائنس کے قیام کے لیے ولی باغ چارسدہ جاکر ملاقات کی اور طے پایا کہ باضابطہ مذاکرات جلد ہوں گے۔ بے نظیر نے ولی باغ میں پریس کانفرنس میں کہا کہ ایم کیو ایم سے پارلیمنٹ کی سطح پر تعاون ہوسکتا ہے۔ اتحاد کی بات قبل از وقت ہے۔ عبوری حکومت بنا کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔ ملک نواز شریف کا مزید متحمل نہیں ہو سکتا۔ عدلیہ کی ذمہ داری ہے کہ ملک بچانے کے لئے فعال کردار ادا کرے۔

14 فوجی عدالتوں کا قیام

سندھ میں چودہ فوجی عدالتیں قائم کردی گئیں۔ وزیر دخلہ نے بتایا کہ مقدمات کی سماعت اسی ہفتے شروع ہوگی۔ آرمی چیف نے کہا ہے کہ کسی پارٹی سے زیادتی نہیں ہوگی۔ فوجی عدالتیں قانون اور انصاف کے مطابق فیصلے کریں گی۔

خوشخبری • کرشش ویلوٹ سادہ مختلف دیدہ زیب رنگوں میں نیز
ان سلے جاپانی میچنگ سوٹ
★
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
☎ : 212866

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

ضرورت برائے فارماسسٹ
خالد ناصر کاٹن بنڈیجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد کو ایک فارماسسٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو کم از کم 3 سال کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی اسناد اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لیکر مورخہ 15.12.98 کو کمپنی کے ہیڈ آفس میں پہنچ جائیں۔ موزوں تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات بھی دی جائیں گی
خالد ناصر کاٹن بنڈیجز پرائیویٹ لمیٹڈ
ہیڈ آفس: 042-7325579 16- میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ لاہور
فیکٹری: 0438-531522 531523